14312 - زانی کو رجم کے بدلے کسی اور طریقہ سے قتل کرنا جائز نہیں

سوال

کیا شادی شدہ زانی کو پتھروں سے رجم کرنے کی بجائے تلوار یا گولی کے ذریعہ قتل کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

واجب تو یہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مکلف شادی شدہ زانی کو پتھر مار مار کر سنگسار اور رجم کیا جائے حتی کہ وہ مرجائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے ایسا کرنا ثابت ہے.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز اسلمی اور جھینی قبیلہ کی عورت اور غامدی قبیلہ کی عورت اور دو یہودیوں کو مدینہ میں رجم کیا تھا، اس کا ثبوت صحیح احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، اور صحابہ کرام، اور تابعین عظام، اور ان کے بعد اہل علم کا اس پر اجماع ہے، اس میں کسی نے بھی مخالفت نہیں کی، صرف چند ایک لوگ اس کے مخالف ہیں جن کی مخالفت کا کوئی وزن نہیں.

امام بخاری اور مسلم نے اپنی صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے وہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

" بلا شبہ اللہ سبحانہ وتعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا، اور ان پر کتاب نازل کی، تو اللہ تعالی کے نازل کردہ میں رجم کی آیت بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا، اور اسے سمجھا اور اچھی طرح حفظ و یاد بھی کیا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم و سنگسار کیا، اور ان کے بعد ہم نے بھی رجم کیا، مجھے خدشہ ہے کہ اگر لوگوں پر لمبا وقت گزر گیا تو کوئی کہنے والا یہ نہ کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم تو کتاب اللہ میں رجم کی آیت نہیں پاتے، تو وہ اللہ تعالی کا نازل کردہ فریضہ ترک کرنے کی بنا پر گمراہ ہو جائینگے، اور اللہ تعالی کی کتاب میں شادی شدہ زانی مرد و عورت کو رجم کرنا حق ہے، جب اس زنا کی گواہی مل جائے، یا پھر حمل ہو یا اعتراف کر لیا جائے .... " الخ

اور اس بنا پر رجم کی سزا کو تلوار یا گولی مار کر قتل کرنا جائز نہیں، کیونکہ رجم کرنے میں بہت زیادہ عبرت ہے، اور اس طرح زنا جیسے فحش کام جو کہ شرک اور اللہ تعالی کے حرام کردہ کسی نفس و جان کو قتل کے بعد سب

سے عظیم گناہ ہے روکا جا سکتا ہے.

اور اس لیے بھی کہ شادی شدہ زانی کو رجم کرنے کی حد توقیفی امور میں شامل ہوتی ہے، جس میں اجتھاد اور رائے کی کوئی گنجائش ہی نہیں اور اگر تلوار یا گولی کے ساتھ شادی شدہ زانی کو قتل کرنا جائز ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ضرور کرتے، اور اپنی امت کے لیے بھی اسے بیان فرماتے، اور ان کے بعد صحابہ کرام بھی ایسا ضرور کرتے.